توہین رسالت کی ایک اور ناپاک جسارت

سید محمد معاویہ بخاری

کفر بپھرا پڑا ہے اور ہر محاذ پر حملہ آور ہے۔ مسلمانانِ عالم ابتلاء و آزمائش کے تکلیف دہ مرحلوں سے دوچار ہیں۔ ایک طرف خونِ ناحق بہہ رہا ہے تو دوسری طرف دین اسلام کے بنیادی عقائد، شعائر دینیہ اور مقدس شخصیات بالخصوص سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات یہود و نصاریٰ کی توہین و تضحیک آمیز مہم کی زد میں ہیں۔ اہل اسلام کے خلاف جاری اس فکری، نظریاتی اور حربی جنگ میں امریکہ، برطانیہ کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ دنیا کی کوئی اسلامی مملکت بھی ان کی یلغار سے خالی نہیں۔ چند روز پہلے امریکی ٹیلی ویژن ''سی این این'' اور برطانوی ٹی وی ''بی بی سی'' پر ایک ایسی اندوہناک خبر سننے کو ملی ہے جس نے عالم اسلام کے غیور مسلمانوں کو ایک بار پھر شدید رنج و غم سے دوچار کر دیا ہے۔ ''مورلن گبون'' (Morlin Gibbone) نامی ایک بدبخت برطانوی خاتون نے جو ''سوڈان'' میں قائم برطانوی مشنری سکول میں بطور استاد تعینات ہے، توہین رسالت کی مرتکب ہوئی ہے۔ ۲۷ر نومبر کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق ''مورلن گبون'' نے طلباء سے ''ٹیڈی بیئر'' (ریچھ کے بچے) کا نام رکھنے کی فرمائش کی اور پھر معاذ اللہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کا اسم گرامی منسوب کرنے کی جسارت کی۔ واضح رہے کہ اس مشنری سکول میں دیگر اسلامی ممالک کی طرح مسلم طلباء کی ایک بڑی تعداد زیرِ تعلیم ہے جنھوں نے اس واقعہ کا تذکرہ اپنے والدین سے کیا جن کے شدید احتجاج پر توہین رسالت کے شرمناک واقعہ کی تفصیلات حکومت سوڈان تک پہنچائی گئیں اور حکومت سوڈان نے فوری طور پر اس ملعون استانی کو گرفتار کیا اور اس کے خلاف قوانین کے مطابق توہین رسالت کا مقدمہ درج کر لیا گیا۔ امریکی و مغربی ذرائع ابلاغ اس گستاخ رسول کی گرفتاری پر جو مذموم تبصرے اور تجزیے پیش کر رہے ہیں وہ اپنی جگہ اسلام دشمنی کا کھلا تأثر پیش کرتے ہیں۔ برطانوی اخبارات ''مورلن گبون'' کی بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ معاملہ کو اچھال رہے ہیں۔

معروف برطانوی اخبار ''The Sun'' میں

It`s a terrible mistake.

She is 100% Innocent.

School Boss Defends Teacher Fucing Lash

کے عنوان سے پورے صفحہ کا مضمون اس کی حمایت میں وصفائی میں شائع کیا گیا ہے'' گبون'' کے حامیوں کا کہنا ہے کہ وہ ایک سیدھی سادی استاد ہے جو بچوں کو بڑی توجہ سے پڑھانے کا فریضہ سرانجام دیتی رہی ہے اس کے بارے میں آج تک اسلام یا مسلمانوں کے خلاف اس قسم کا متعصب رویہ اختیار کرنے کی کوئی شکایت نہیں ملی۔ یہ واقعہ یقیناً مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہوگا لیکن ''مورلن گبون'' اس میں سو فیصد بے گناہ ہے، اس نے شاید سوال وجواب کے دوران مذاق میں کوئی ایسا جملہ کہہ دیا ہوگا ورنہ دانستہ طور پر توہین رسالت کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ یہ ایک تکلیف دہ غلطی ہے۔ تاہم خاتون استاد سو فیصد بے قصور ہے، یاد رہے کہ سوڈانی قانون کے مطابق توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے جرم میں کم از کم 40 سال قید یا سزائے موت ہوسکتی ہے۔ سوڈان میں اس وقت شدید عوامی مظاہرے جاری ہیں اور گستاخِ رسول کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا جارہا ہے لیکن دوسری طرف امریکی و برطانوی حکومتیں سوڈان پر دباؤ ڈال رہی ہیں کہ وہ ''مورلن گبون'' کو معافی دے کر رہا کردے تاکہ وہ اپنے وطن واپس لوٹ سکے۔ ''مورلن گبون'' کے ایک کالج فیلو ''رک وڈوسن'' (Rick Wodowson) کا کہنا ہے کہ ''مورلن'' کو اتنی بڑی سزا نہیں ملنی چاہئے وہ ایک اچھی خاتون اور تعلیم سے محبت کرنے والی استاد ہے اگر ایسا کوئی واقعہ ہوا بھی ہے تو اس پر شدید ردعمل نہیں ہونا چاہئے ایک اور برطانوی اخبار نے ''مورلن گبون'' کی تصویر کے ساتھ پورے صفحہ پر اس عنوان سے مضمون شائع کیا ہے۔ Teddy Bear Teacher Faces Lashes for Insulting Islam. مضمون نگار نے ''مورلن گبون'' کو بے گناہ ثابت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے انتہا پسندانہ رویوں کی وجہ سے ہی اہل مغرب کو مسلمانوں سے شکایات ہیں۔ ''مورلن گبون'' نے دانستہ کسی کا مذاق نہیں اڑایا نہ کسی کی توہین کی۔ اس نے ازراہ مذاق بچوں کے سامنے ٹیڈی بیئر کا نام رکھا تھا۔ ورنہ اس کی کوئی غلط سوچ نہیں تھی۔ ادھر سوڈان میں ایک طالب علم رہنما ابوبکر عبداللہ نے احتجاجی مظاہرہ سے خطاب کرتے ہوئے اس واقعہ کو مغرب کی واضح اسلام دشمنی کا نمونہ قرار دیا۔ ابوبکر عبداللہ نے مزید کہا کہ سوڈان کے خلاف ڈارفر کے علاقہ میں امریکی و برطانوی سرپرستی میں ہونے والی عیسائیوں کی شرانگیزی اور پھر اس پر عالمی قوتوں کا سوڈان پر دباؤ یہ سب معاملات اسلام اہل اسلام اور اسلامی ممالک کے خلاف کھلی جنگ ہیں۔ ابوکر عبداللہ نے حکومت سوڈان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ توہین رسالت کی مرتکب عیسائی ٹیچر ''مورلن گبون'' کو قانون کے مطابق سخت سے سخت سزا دے اور اس حوالہ سے کسی قسم کے عالمی دباؤ کو خاطر میں نہ لایا جائے۔

یہ عجیب بات ہے کہ توہین رسالت کے تمام واقعات میں ملوث افراد کو امریکہ اور برطانیہ سمیت دیگر یورپی ممالک کی مکمل حمایت حاصل ہوجاتی ہے حالانکہ وہ ایک ایسی شخصیت کے خلاف ہرزہ سرائی یا کسی دوسرے عمل سے توہین کے مرتکب ہوتے ہیں جو پونے دو ارب مسلمانوں کے نزدیک کائنات کی سب سے محترم ومکرم شخصیت ہیں۔ بھارتی نژاد سلمان رشدی، بنگلہ دیشی تسلیمہ نسرین، ہالینڈ کے وان گوغ، صومالیہ کی آیان ہرشی علی، ڈنمارک اور سویڈن کے جیلنڈز

پوسٹن کے کارٹونسٹوں، جرمن پروفیسر کے علاوہ امریکہ میں خاتون امام مسجد بننے والی امینہ وُدود سمیت دیگر کئی ابلیس فطرت لوگوں کو توہین رسالت کا مرتکب ہونے پر سرکاری پروٹوکول اور تحفظات مہیا کئے گئے ہیں۔ جو بجائے خود اسلام اور مسلمان دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہیں، اہل اسلام کی بدبختی یہ ہے کہ وہ ایسے حاکموں کے زیرنگیں ہیں جو اپنی تمام تر وفاداریاں اہل کفر کو سونپ چکے ہیں اور اب ایک طرح سے ان کے آلۂ کار بنے مسلمانوں پر مظالم ڈھانے میں برابر کے شریک ہیں۔

اس قسم کے واقعات پر جب دینی غیرت وحمیت سے سرشار مسلمان احتجاج کرتے ہیں تو انہیں لاٹھی گولی سے دبانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض کو انتہا پسندی، دہشت گردی اور عسکریت پسندی کے الزامات کے تحت ذلیل ورسوا کر کے معاشرے میں اچھوت بنانے کے ساتھ ساتھ انہیں پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے لیکن کسی اسلامی مملکت کی جانب سے ان دریدہ دہنوں کے خلاف عالمی برادری سے حکومتی سطح پر کوئی احتجاج یا سدباب کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ یہ ایک ایسی افسوسناک صورتحال ہے جس کا خاتمہ صرف اجتماعی جدوجہد سے ہی کیا جاسکتا ہے بصورت دیگر اہل کفر کی دست درازیوں اور دریدہ دہنی میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اعتدال پسندی اور روشن خیالی کے اسباق بھی اسلامی مملکتوں میں اسی لئے پڑھائے جارہے ہیں تا کہ مسلمان اس ذات والا صفات کی توہین پر کوئی ردعمل ظاہر نہ کرسکیں اور ایمان وعقائد کش اس مکروہ ترغیب کے ذریعہ امت مسلمہ کو مطلقاً بے غیرت بنا دیا جائے۔

اہل پاکستان کو برطانوی مشنری سکول کی ملعون استاد کی جسارت کے خلاف بھرپور احتجاج کر کے غیرت مند سوڈانی عوام کا ساتھ دینا چاہئے اور برطانوی حکومت پر بھی واضح کرنا چاہئے کہ اس قسم کے واقعات مسلمان کسی طور برداشت نہیں کرسکتے۔

ادھر ۳۰ رنومبر کو وائس آف امریکہ کی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ بنگلہ دیشی نژاد مصنفہ ''تسلیمہ نسرین'' جو پچھلے دنوں بھارت کے شہر کولکتہ میں مقیم تھی اس کے خلاف مسلمانوں نے شدید احتجاج کرتے ہوئے بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا کہ تسلیمہ نسرین توہین رسالت اور توہین اسلام کی مرتکب ایک مجرم عورت ہے لہٰذا اسے مسلمانوں کے مطالبہ پر بھارت سے نکالا جائے۔ یاد رہے کہ تسلیمہ نسرین بنگلہ دیش میں اپنے خلاف مظاہروں اور پھر قتل کی دھمکیاں ملنے کے بعد بھارت منتقل ہوگئی تھی۔ اور بھارتی حکومت نے اسے عارضی پناہ دینے کی منظوری دے دی تھی۔ جس پر مسلمانوں نے بھرپور احتجاج کیا تھا۔ اور یہاں بھی اسے جان سے ماردینے کی دھمکیاں مل رہی تھیں۔ رپورٹ کے مطابق ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھارتی حکومت نے تسلیمہ نسرین کو اپنی کتاب سے وہ تمام قابل اعتراض مواد نکالنے کے لئے کہا تھا جس پر مسلمان شدید اعتراض کررہے ہیں۔ چنانچہ ۳۰ تاریخ کو اسی دباؤ کے تحت تسلیمہ نسرین نے دہلی میں اعلان کیا کہ میں نے اپنے پبلشر سے کہہ دیا ہے کہ وہ قابل اعتراض مواد کو میری کتاب سے حذف کردے اور مارکیٹ میں موجود کتاب کے تمام نسخے واپس منگوا کر نئی ترمیم شدہ ترتیب کے مطابق شائع کرے۔ تسلیمہ نسرین کا کہنا ہے کہ مجھے نہ چاہتے ہوئے یہ تکلیف دہ

فیصلہ اس ملک میں کرنا پڑ رہا ہے جو دنیا بھر میں سیکولر اِزم کا علم بردار مانا جاتا ہے۔ اس حوالہ سے یکم دسمبر کے اخبارات میں بھی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ایک خبر ملاحظہ ہو۔

لندن (بی بی سی ڈاٹ کام) ملعون مصنفہ ''تسلیمہ نسرین'' نے کہا ہے کہ وہ اپنی کتاب ''دوی کھنڈتا'' سے متنازعہ اقتباسات واپس لے رہی ہیں۔ اور انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ اس فیصلے کے بعد کوئی تنازعہ نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ اس کے بعد امن وسکون سے رہ سکوں گی۔ بنگلہ دیشی متنازعہ مصنفہ ''تسلیمہ نسرین'' کی طرف سے جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ 'اپنی کتاب دوی کھنڈتا سے میں متنازعہ سطریں ہٹا رہی ہوں' ۲۰۰۰ء میں میں نے یہ کتاب بنگلہ دیش کے اس پس منظر میں لکھی تھی جب فوج نے سیکولرازم کو ختم کر دیا تھا، کتاب سیکولر اقدار کی پاسبانی کرنے والوں کی حمایت میں تھی اور اس سے میرا مقصد کسی کے جذبات کو مجروح کرنا نہیں تھا'۔ تسلیمہ نسرین نے کہا اب ہندوستان میں چونکہ بعض لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اس سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اس لئے میں کتاب کی کچھ سطریں حذف کر رہی ہوں، تسلیمہ نسرین نے کہا کہ کتاب کے ناشر، ''پیپلز بک سوسائٹی'' کو بتا دیا گیا ہے کہ موجودہ ایڈیشن روک لیا جائے اور 'نیا ایڈیشن بغیر متنازعہ لائنز کے شائع کیا جائے' ہندوستان میں مسلم دانشوروں اور تنظیموں نے تسلیمہ نسرین کے بیان کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا کہ اب اس مسئلے کو یہیں ختم کر دینا چاہیئے۔ جمعیت علماء ہند کے جنرل سیکرٹری مولانا محمود مدنی نے بی بی سی کو بتایا کہ ''چونکہ انہوں نے وہ باتیں ہٹا دی ہیں اس لئے اب بہتر یہی ہے کہ اس تنازعہ کو یہیں پوری طرح بند کر دیا جائے۔''

(مطبوعہ: نوائے وقت یکم دسمبر ۲۰۰۷ء)

☆☆☆

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
31 جنوری 2008ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی　سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961